بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 08۔ ماہ ظہور 1396 ہجری شمسی بمطابق اگست 2017ء

قرآن کریم

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُھُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

(الرعد:29)

ترجمہ:۔(یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

(از ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ اس پر کہتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے رب انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انکے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔‘‘

(مسلم۔ کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصے میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسے میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351، 352)

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں ۔۔۔ یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے۔ بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں۔ بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے‘‘

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394، 395)

زریں ہدایات

(مہمانان، میزبان اور ڈیوٹی دینے والوں کے لئے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میزبانوں، ڈیوٹی والوں ہر ایک کے لیے ہیں:

☆ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔۔۔

☆ جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

☆ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

☆ نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلے میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لیے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

☆ جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لیے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا، ماشاء اللہ وغیرہ کہنا ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے بلکہ انتظامیہ نے اس کے لیے پروگرام بنایا ہوا ہے، نعرے لگانا کچھ لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی جب نعرے لگانے کی ضرورت محسوس کریں گے تو نعرے لگا دیں گے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اگر نعرے نہ لگ رہے ہوں تو تقریر کے دوران نیند آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے پھر نعروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے وجہ نعرے لگاتے جائیں تو نظم یا تقریر جو ہو رہی ہوتی ہے بعض دفعہ اس کا مزا نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جن کو نیند آ رہی ہو خاموشی سے ساتھ والا ان کو ٹھوکا مار کر جگا دیا کرے۔۔۔

☆ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تقاریر کو باقاعدہ سنا کریں جس حد تک ممکن ہو سننا چاہیے اور اس میں ڈیوٹی والے کارکنان بھی، اگر ان کی اس وقت ڈیوٹی نہیں ہے ان کو تقاریر سننے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

☆ ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہیے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ بعض لوگوں کو موبائل فون بڑے اہم ہوتے ہیں (اس وقت بھی شاید کسی کا فون بج رہا ہے) اگر اتنے اہم فون آنے کا خیال ہو تو پھر وہ فون رکھیں جو اچھی قسم کے ہیں جن کی آواز کم کی جا سکتی ہے۔ جیب میں رکھیں اس کی وائبریشن (Vibration) سے آپ کو احساس ہو جائے کہ فون آیا ہے اور باہر جا کر سن لیں۔ کم از کم لوگوں کو نمازوں کے دوران جلسوں کے دوران اور تقریروں کے دوران ڈسٹرب نہ کیا کریں۔

☆ جلسے کے دوران بازار بند رہنے چاہئیں اور آنے والے مہمان بھی سن لیں اور یہاں رہنے والے بھی سن لیں، ڈیوٹیاں دینے والے بھی سن لیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ اگر مجبوری ہو تو چند ضرورت کی چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں وہ دکانیں کھلی رہیں گی اور انتظامیہ جائزہ لیتی تھی کہ کون کون سی دکانیں کھلی رہیں یا نہ کھلی رہیں۔ لیکن کل بازار کا خود میں نے جو جائزہ لیا ہے اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی دکان کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جلسے کے دوران تمام دکانیں بند رہیں گی اور دکاندار جنہوں نے سٹال لگائے ہوئے ہیں وہ سب جلسہ کی کارروائی سنیں اور کوئی گاہک بھی ادھر نہیں جائے گا کسی قسم کی خرید و فروخت نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ اگر ایمرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت ہو تو جو نظام ہے جلسہ سالانہ کا اس کے تحت وہ چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کسی قسم کی دکانیں کھولنے کی ضرورت نہیں۔

☆ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہو گی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تُو تُو مَیں مَیں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے پرہیز کرنا چاہیے، بچنا چاہیے۔

☆ ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لیے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہیے۔۔۔

☆ ویزے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ نے اپنی اپنی جگہوں پر اپنے ملکوں میں واپس چلے جانا ہے۔ جن کو خاص طور پر جلسے کا ویزا ملا ہے ان کو تو اس بات کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے۔ اگر یہ پابندی نہیں کریں گے تو پھر جماعتی نظام بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔۔۔

☆ خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردے کی رعایت رکھیں۔ لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض غیر احمدی بھی ہوتی ہیں غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لیے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

☆ چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔ اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہیے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔

☆ بعض دفعہ شکایت آ جاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہو گا کہ بعض لفٹ دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ تو مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کے بارے میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اس کو خاص اہمیت دیں۔ محبت، خلوص، ایثار اور قربانی کے جذبے کے تحت ان کی خدمت کریں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں ان کے ساتھ نرم لہجہ اور خوشدلی سے بات کریں۔ یہ تفصیلی ہدایت تو پہلے میں دے چکا ہوں۔

☆ جو مہمان آ رہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

☆ بعض مائیں اپنے بچوں کی بڑی غیرت رکھتی ہیں کوئی ڈیوٹی والا اگر کسی کو کچھ کہہ دے تو لڑنے مارنے پہ آمادہ ہو جاتی ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر وہ تعاون نہیں کر سکتیں اور اتنی غیرت ہے تو پھر جلسے کے وقت اس دوران اس مارکی میں نہ آئیں۔۔۔

☆ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہیے۔ اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو پیک بنائے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں تو ان کو اٹھا کے جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔

☆ ۔۔۔ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں وغیرہ یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔ عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ ان کو بھی احتیاط کرنی چاہیے اور انتظامیہ اس کا خاص طور پر خیال رکھے اور نگرانی کرے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ بعض باہر سے آنے والے یہاں شاپنگ کرنے کے لیے قرض لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قناعت کی صفت کو گدلا کر رہی ہوتی ہے۔ قناعت کی صفت میں ایسا اظہار ہو رہا ہوتا ہے جو لوگوں کو اچھا نہیں لگتا۔ تو اس سے بچنا چاہیے۔ اتنا ہی خرچ کریں جتنی توفیق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ شاپنگ کرنے کے لیے جتنی ضرورت ہے رقم آپ کے پاس ہے اتنی شاپنگ کریں، عزیزوں رشتہ داروں سے قرض نہ لیں۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہیے اور جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔

بقیہ صفحہ 4 کالم 1

قسط اول

تربیت اولاد کے زریں اصول احادیث نبی ﷺ کی روشنی میں

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب ۔مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

انصار اللہ کو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''انصار اللہ کی تنظیم درحقیقت اسی غرض کے لئے کی گئی ہے کہ آپ لوگ خدمت دین کا پاک اور بے لوث جذبہ اپنے اندر رکھیں اور وہ امانت جسے آپ نے اپنے بچپن اور جوانی میں سنبھالا اور اسے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھا اس کی اب پہلے سے بھی زیادہ نگہداشت کریں اور اپنے بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے قدم بقدم چلانے کی کوشش کریں بے شک ان کی تنظیمیں الگ الگ ہیں۔لیکن اطفال الاحمدیہ آخر آپ کے ہی بچے ہیں اور خدام بھی کوئی علیحدہ وجود نہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کے ہی بیٹے اور بھائی ہیں۔پس جس طرح ہر باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کرے اسی طرح انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کے حالات اور ان کے اخلاق کا جائزہ لیتے رہیں اور خدانخواستہ ان میں کوئی کمزوری دیکھیں تو نرمی اور محبت کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی ظاہری جدوجہد کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کو جذب کریں اور سب سے بڑھ کر اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں تا کہ ان کی فطرت کا مخفی نور چمک اٹھے اور دین کے لئے قربانی اور فدائیت کا جذبہ ان میں ترقی کرے۔اگر جماعت کے یہ تینوں طبقات اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھنے لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری قومی زندگی ہمیشہ قائم رہ سکتی ہے۔ افراد بے شک زندہ نہیں رہ سکتے لیکن قوم اگر اپنے آپ کو روحانی موت سے محفوظ رکھنا چاہے تو وہ محفوظ رکھ سکتی ہے۔پس کوشش کرو کہ خدا تمہیں دائمی روحانی حیات بخشے۔ کوشش کرو کہ تم اپنے پیچھے نیک اور پاک نسلیں چھوڑ کر جاؤ تا کہ جب تمہاری موت کا وقت آئے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہی ہو۔''

(تحریری پیغام سیدنا حضرت المصلح الموعود برائے مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ برموقعہ سالانہ اجتماع یکم نومبر 1963۔الفضل 3 نومبر 1963ء)

تربیت اولاد کے چند اصول احادیث نبوی ﷺ سے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے ۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں (یعنی قریبی ماحول سے بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے) جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے' کیا تمہیں ان میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ یعنی بعد میں لوگ اس کا کان کاٹتے ہیں اور اسے عیب دار بنا دیتے ہیں''

(مسلم. کتاب القدر. باب معنی . کل مولود یولد علی الفطرة)

عمرو بن شعیب کے دادا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔''

(سنن ابی داؤد . کتاب الصلوة . باب متی یومر الغلام بالصلوة)

بچوں کو صحبت صالحین فراہم کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے۔''

(ترمذی. ابواب الزھد .باب ماجاء فی اخذ المال بحقه)

بچوں کو حلال اور طیب کھانے کی تربیت دی جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کے بیٹے حسن نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں ڈالی تو حضور نے فرمایا۔چھی! چھی! تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔

(بخاری . کتاب الجھاد. باب من تکلم بالفارسیة و الرطانة)

بچیوں کی مسلسل نگرانی اور تربیت

حضرت جابر بن عبداللہ سے ایک طویل روایت میں ذکر ہے کہ اپنے والد کی شہادت کے بعد میں نے شادی کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

''تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے۔حضور نے فرمایا۔تم نے کنواری سے کیوں شادی نہ کی تا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔میں نے عرض کی کہ حضور! میرے والد شہید ہو گئے تو میری چھوٹی چھوٹی بہنیں تھیں۔میں نے ناپسند کیا کہ میں ان جیسی لڑکی سے ہی شادی کروں جو نہ تو ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کی نگرانی کرے۔میں نے تو اس لئے بیوہ سے شادی کی ہے کہ وہ میری ان بہنوں کی نگرانی کرے اور انہیں ادب آداب سکھائے۔''

(بخاری . کتاب الجھاد. والسیر. باب استئذان الرجل الامام)

بچے کو نماز کے آداب سکھانا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ کے گھر رات گزاری۔ رات کو آنحضرت ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔میں بھی حضور کے ساتھ حضور کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔حضور نے مجھے سر سے پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

(بخاری . کتاب الاذان. باب اذالم ینو الا مام ان یوم ثم جاء قوم فامھم)

حضرت ابو یعفور روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعدؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی تو رکوع کے لئے جاتے ہوئے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا اس پر میرے والد نے ایسا کرنے سے منع کیا اور انہوں نے بتایا کہ ہم ایسا کرتے تھے تو ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا تھا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

(بخاری . کتاب الاذان .باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع)

بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کا مناسب وقت

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے گھر گئے انہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ بچہ کو کب نماز پڑھانی شروع کریں۔انہوں نے بتایا کہ ہمارے ایک آدمی نے بتایا تھا کہ حضور ﷺ سے یہ امر دریافت کیا گیا تو حضور نے فرمایا کہ

''بچہ جب اپنے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں تمیز کرنا جان لے تو اسے نماز کا حکم دو۔''

(ابو داؤد' کتاب الصلوة' باب متی یومر الغلام بالصلوة)

حضرت عمرو بن شعیب کے دادا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔''

(سنن ابی داؤد . کتاب الصلوة . باب متی یومر الغلام بالصلوة)

اولاد سے سلوک میں مساوات

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے تحفۃً کچھ دیا اور مجھے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ حضور اس بارہ میں گواہ بن جائیں۔تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

''اپنی اولاد میں مساوات رکھو''

(مسلم .کتاب الھبات . باب کراھة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة)

اولاد سے پیار کا اظہار اور ان کا اکرام

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل وصورت' چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔حضرت فاطمہؓ جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے ۔اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔اسی طرح جب حضورؐ ملنے کے لئے حضرت فاطمہؓ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔

(ابو داؤد. کتاب الادب. باب فی القیام)

Vol. 22 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 08
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

بیٹیوں سے محبت کی تلقین

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو۔ وہ تو غلو کی حد تک محبت کرنے والی ہوتی ہیں''

(مسند احمد بن حنبل – مسند الشامیین – حدیث عقبة بن عامر الجهنی)

بیوہ یا مطلقہ بیٹی سے حسن سلوک

حضرت سراقہؓ بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں افضل ترین صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تمہاری وہ بیٹی جو (کسی وجہ سے) تمہارے پاس (سسرال سے) واپس آ جائے اور اس کا تمہارے سوا کوئی کمانے والا نہ ہو''

(سنن ابن ماجه . کتاب الادب . باب بر الوالد والاحسان علی البنات)

نومولود بچوں کو گڑھتی دینا

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے تو آپ ان کے لئے دعا کرتے اور مبارک باد دیتے تھے۔ اور ان کو گڑھتی دیتے تھے۔

(مسلم . کتاب الادب . باب استهباب تحنیک المولود عند ولادته وحمله الی صالح)

بچوں کے اچھے نام رکھنے کی تلقین

حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہیں قیامت کے روز تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ پس تم اچھے نام رکھا کرو''

(سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی تغییر الاسماء)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بیٹے یوسف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا' مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر پیارے سے ہاتھ پھیرا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 6 مطبوعه بیروت)

باقی آئندہ

بقیہ صفحہ 2 ☆ حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہیے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے۔ اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے آپ ساتھ ساتھ ہو جائیں، اس کے قریب رہیں۔ تو ہر شخص اس طرح سکیورٹی کی نظر سے دیکھتا رہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بعض خبروں کی بناپہ، گزشتہ سالوں میں آتی رہی ہیں، انتظامیہ بعض دفعہ چیکنگ سخت کرتی ہے۔ تو اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہیے خاص طور پر عورتوں کو وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ہماری حفاظت کے نقطۂ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لیے تعاون ہر ایک کا فرض ہے۔

☆ پھر یہ کہ جو آپ کو کارڈ دیئے گئے ہیں وہ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی کا کارڈ گم ہو گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں تا کہ ان کو بھی پتہ لگ جائے کون سا کارڈ گم ہوا ہے کس کا گم ہوا ہے تا کہ اگر کسی اور نے ایسا لگایا ہو وہ بھی پتہ لگ جائے اور آپ کو بھی کارڈ میسر آ جائے۔

☆ قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں ٹینٹ میں اجتماعی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لیے آپ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لیے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لیے آپؑ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004ء، الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 اگست 2004ء)

(مرسلہ مکرمہ فائقہ سلطان نصیر صاحبہ)

تبلیغی رپورٹ - عربیک ڈیسک

جماعت احمدیہ جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مربی سلسلہ انچارج عربیک ڈیسک جرمنی تحریر فرماتے ہیں:

☆ مؤرخہ 25 مئی 2017 کو جرمنی کے شہر Freiburg میں خاکسار اور مکرم محمد الکیال کو عرب مہمانوں کے ساتھ ایک تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جس میں تقریباً 20 مرد و خواتین نے شرکت کی۔ ان میں سے اکثر کا تعلق شام سے ہے۔ اور پہلی بار ملنے کا موقع ملا۔ میٹنگ تقریباً تین گھنٹے جاری رہی۔ اکثر مہمانوں نے جماعتی عقائد توجہ سے سنے اور بعد میں کافی سوالات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دینے کی کوشش کی گئی۔ ان میں سے تین مہمانوں نے جماعت کے بارہ میں اپنی اچھی رائے کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ بھی رابطہ رکھنے کا وعدہ کیا اور جماعتی کتب پڑھنے کے لئے جماعتی ویب سائیڈ کا ایڈریس بھی لیا۔ الحمدللہ ان سے مستقل رابطہ ہے۔

☆ مورخہ 18 جون 2017 بروز اتوار Darmstadt میں عرب مہمانوں کے لئے افطار پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ افطاری سے قبل ڈیڑھ گھنٹہ کی تبلیغی میٹنگ بھی رکھی گئی۔ جس میں پچاس (50) سے زائد مرد خواتین نے شرکت کی۔ آخر میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ بعض مہمانوں تک پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا۔ جس کا انہوں نے اظہار بھی کیا۔ اسی طرح بعض مہمانوں نے احمدیت کے متعلق مزید تحقیق کرنے اور رابطہ رکھنے کا وعدہ کیا۔

☆ مورخہ یکم جولائی بروز ہفتہ Kiel اور ڈنمارک کی سرحد کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں Damp میں سیریا سے نئی آنے والی دو احمدی فیملیز سے ملنے کیلئے خاکسار اور مکرم حامد اقبال صاحب مربی سلسلہ کو جانے کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک فیملی تقریباً چھ ماہ قبل جرمنی آئی ہے۔ دونوں فیملیز کا وہاں کی جماعت سے تعارف کروایا گیا۔ ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور وہ بھی بہت خوش ہوئے۔

☆ مورخہ 14 جولائی بروز جمعۃ المبارک HANOVER میں خاکسار اور مکرم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ کو عرب نومبائعین کی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جس میں سات نومبائعین اور دو عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے ایک نے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔

بیعت کرنے والے دوست سیدی علی کا تعلق الجزائر سے ہے جو تجارت کی غرض سے جرمنی آئے۔ اور ایک جزائری احمدی دوست کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ آج ہمارے امام صاحب کے ساتھ میٹنگ ہے اور میں کام کی وجہ سے نہیں جا سکتا۔ غیر احمدی دوست کہنے لگے۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں یہاں کے احمدیوں سے ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اکیلے بذریعہ ٹرین تقریباً 80 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے میٹنگ میں شریک ہوئے۔ تقریباً دو گھنٹے مختلف موضوعات پر بات ہوتی رہی۔ خاکسار کو انہوں نے بتایا کہ میں احمدیوں کی بہت عزت کرتا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں تین چار احمدیوں کو پکڑ کے جیل میں ڈال دیا۔ مجھے اس کا بہت افسوس ہوا کہ صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان بے قصوروں پر مقدمہ بنا دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے بھی جماعت کے بارہ میں پڑھنا شروع کر دیا اور احمدیوں کے پاس بھی جانے لگا۔ مجھے کوئی بھی چیز اسلام کے خلاف نظر نہیں آئی، بلکہ جماعت کے دلائل اور براہین بہت مضبوط اور قرآن و احادیث پر مشتمل ہیں۔ آج آپ لوگوں سے مل کر میں بے حد خوش ہوں اور میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بھی آؤں گا۔ اور میں اسی وقت بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ جلد بازی نہ کریں واپس جزائر جا کے مزید آپ جماعت کی کتب پڑھیں۔ ایک ملاقات میں تمام جماعتی عقائد کا تو علم نہیں ہو سکتا اور آپ جانتے ہیں کہ الجزائر میں احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ آپ کو بھی جا کر سامنا کرنا پڑے گا اور آپ کے لئے بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس پر کہنے لگے مجھے ان تمام باتوں کا علم ہے اور میں ان چیزوں سے بالکل نہیں ڈرتا بلکہ واپس جا کر میں خود احمدیوں کو بھی اور دوسروں کو بتاؤں گا کہ میں جرمنی میں عرب اور دوسرے احمدیوں سے مل کر آیا ہوں اور بیعت بھی کر آیا ہوں اور بیعت کر کے میں بہت فخر محسوس کر رہا ہوں۔ خاکسار اور تمام عرب نومبائعین ان کی یہ باتیں سن کر بہت متاثر ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مضبوط ایمان عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خادموں میں داخل فرمائے۔ آمین

☆ ماہ جون جولائی میں تقریباً 30 نومبائعین سے ملنے کا موقع ملا۔ 50 سے بذریعہ فون رابطہ ہوا۔ تقریباً 35 نئے عرب سے تبلیغی رابطہ ہو۔ 40 عربوں کی ٹرانسلیشن' ٹرانسپورٹیشن اور مختلف معاملات میں مدد کرنے کی توفیق ملی۔